OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:5, Issue: 1, Jan -June 2024
DOI:10.51665/al-duhaa.005.01.0240, PP: 01-20

پاکستانی معاشرے میں موجود بد عنوانی کی مختلف صورتوں کے تدارک میں اسلامی تعلیمات کا کردار، شریعت اسلامی کی روشنی میں اختصاصی مطالعہ

The Role of Islāmic Teachings in Prevention of Various Forms of Corruption in Pakistan Society; A Specific Study In The Light Of Islāmic Sharī'ah

Published: 20-02-2024
Accepted: 05-02-2024
Received: 05-01-2024

Dr. Abdur Rahim
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Govt P.G Jahanzeb College Swat
Email: abdurrahimswati75@gmail.com

Tuba Rehman
Student of BS, Department of Islamic Studies, Govt P.G Jahanzeb College Swat
Email: rehmantuba64@gmail.com

Dr. Arsala Khan
Chairman, Department of Islamic Studies, Govt P.G Jahanzeb College Swat
Email: arsalaswat@yahoo.com

Abstract

Corruption remains a persistent challenge in Pakistani society, undermining governance, economic development, and societal cohesion. This paper examines the role of Islamic teachings in combating various forms of corruption within Pakistan, drawing upon the principles outlined in Islamic Sharia. Through a specific study focused on the Pakistani context, this research investigates how Islamic values and ethical principles prescribed by Sharia can serve as a deterrent to corruption. The study employs qualitative research methods, including a literature review and analysis of Islamic teachings, to elucidate the mechanisms through which Islamic teachings can prevent corruption. Findings suggest that Islamic principles such as accountability, transparency, justice, and integrity provide a robust framework for addressing corruption in Pakistan. Additionally, the paper explores the implementation challenges and opportunities associated with integrating Islamic teachings into anti-corruption efforts, considering the socio-political context of Pakistan.

Keywords: *undermining governance, accountability, integrity, transparency, persistent challenge, corruption prevention.*

CC BY

تمہید

اسلام وہ مذہب ہے جو معاشرے کے اصلاح پر زور دیتا ہے۔اسلام نے ہمیشہ ایسے نظام کے قیام اور نفاذ کا مطالبہ کیا ہے، جس سے انسانی اور معاشرتی اقدار کو تحفظ ملے اور اسلام کے تعلیمات پر عمل کرکے ہی معاشرہ خوشگوار بن سکتا ہے۔ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک چیز کا تعلق انسانی زندگی سے ہو اور اس کا تذکرہ قرآن وحدیث میں موجود نہ ہو۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ "[(1)]

" ہم نے تم پر یہ کتاب اتاری ہے جو ہر چیز کو واضح کرتی ہے۔"[(2)]

اس وقت دنیا کئی طرح کے مسائل سے دوچار ہے جن میں سے جنگیں، غربت، بیماریاں، پسماندگی اور بدعنوانی شامل ہیں لیکن ان سب مسائل میں سب سے سنگین مسئلہ کرپشن اور بدعنوانی کا ہے۔ کیوں کہ دیگر مسائل بھی اس کی وجہ سے جنم لیتے ہیں۔آج کل دنیا میں ہر طرف خود غرضی اور مادہ پرستی کا کا دور دورہ ہے۔ کسی انسان کو دوسرے انسان کا کوئی غم نہیں ہے نفس و نفسی کا عالم ہے۔جس کی وجہ سے دین کی تعلیمات جیسے عدل وانصاف، احسان، اخوت، تعاون، مساوات، حلال و حرام کی تمیز روز بہ روز ختم ہوتے جا رہے ہیں جب کہ بدعنوانی اور رشوت جیسے بری عادات عام ہوتے جا رہے ہیں۔جس کی وجہ سے انسانی نظام حیات متاثر ہو رہا ہے۔معاشرہ برباد ہو رہا ہے اور معاشی مسائل دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں۔لہٰذا رشوت اور بدعنوانی دور حاضر ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے۔

لیکن دین اسلام کی تعلیمات پر عمل کرکے ہی انسان معاشرتی، معاشی، سیاسی، اخلاقی اور روحانی عروج حاصل کر سکتا ہے۔انسان فطری طور پر مل جل کر رہنے کا عادی ہے اور اکیلا نہیں رہ سکتا۔انسان کا یہی مل جل کر رہنا معاشرہ کہلاتا ہے۔جس میں انسان ایک دوسرے کے کام آتے ہیں ایک دوسرے سے ان کا واسطہ پڑتا ہے اور لوگ ایک دوسرے کے کام آتے ہیں ۔معاشرے کے افراد طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو کسی منصب اور عہدے پر ہوتے ہیں اور ان کے ہاتھ میں کوئی اختیار یا طاقت ہوتا ہے جب کہ دوسری قسم معاشرے کے ان لوگوں کی ہوتی ہے جو کسی کامیا اپنی کسی ضرورت کے لیے پہلے طبقہ کے لوگوں کے محتاج ہوتے ہیں۔ایسی صورت میں پہلی قسم کے لوگ بھی دو طرح کے ہواتے ہیں ایک وہ صاحب اختیار لوگ ہوتے ہیں جو اپنے عہدے یا منصب کا ناجائز اور غلط استعمال کرنے کی بجائے انصاف اور عدل پر قائم رہتے ہیں۔جب کہ دسعسری قسم کے صاحب اختیار لوگ وہ ہوتے ہیں اپنے اختیارات کا ناجائز اور غلط استعمال کرتے ہیں اور لوگوں کی حوائج اور ضروریات کا ناجائز فائدہ اٹھا کر ان سے ناجائز مطالبات کرتے ہیں، ان سے رشوت لیتے ہیں اور انھیں دھوکہ دیتے ہیں یا ان کی حق تلفی کرتے ہیں۔

بدعنوانی کے لغوی معانی:

بدعنوانی اردو زبان کا لفظ ہے جو دو الفاظ سے مل کر بنا ہے "بد" اور "عنوانی" بد کے معنی "برا، خراب یا برائی" کے ہیں [(3)] اور عنوان کسی بھی تحریر، تقریر، کردار کے لیے بطور علامت استعمال ہوتا ہے۔برا عنوان برائی کا اور اچھا عنوان اچھائی کا ترجمان ہوتا ہے۔اس لیے بدعنوانی کا لفظ برائی، خرابی اور بے ایمانی وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی بدعنوانی کے لغوی معانی " وہ طرز عمل یا رویہ ہے جو کسی بھی طرح سے نامناسب اور غیر قانونی ہو"[(4)] لہٰذا ناجائز غیر قانونی سرگرمیوں کے ایک وسیع سلسلے کے لیے مختصر طور پر بدعنوانی کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔

بدعنوانی کا اصطلاحی مفہوم :

بد عنوانی کے لئے انگریزی زبان میں (Corruption) کی اصطلاح مستعمل ہے جو کہ ایک بہت وسیع اصطلاح ہے اس کے اندر ہر وہ چیز شامل ہے جو معاشرے میں قانونی اور اخلاقی طور پر ناجائز سمجھی جاتی ہو ۔جس طرح بدعنوانی کا دائرہ کار وسیع ہے اسی طرح اس کا مفہوم بھی بہت وسیع ہے یہ وجہ ہے کہ اس کی کوئی ایک تعریف نہیں کی جا سکتی۔ اور ماہرین نے اس کی مختلف تعریفات کی ہیں۔ مثلاً:

"کسی بھی تسلیم شدہ ضابطے،رویے یا راستے سے انحراف بدعنوانی یا بگاڑ کہلاتا ہے"۔[5]

"کسی معاشرے میں پایا جانے والا وہ منفی رویہ اور کردار ہوتا ہے جو معاشرتی بگاڑ اور منفی فکر اور عمل سے پیدا ہو"۔[6]

انگلش اکسفورڈ ڈکشنری میں کرپشن کی تعریف یوں کی گئی ہے :

"Dishonest or fraudulent conducts by those in power , typically involving bribery" [7]

" صاحب اقتدار یا طاقتور لوگوں کی طرف سے بے ایمانی یا دھوکہ دہی پر مبنی طرز عمل، جس میں عام طور پر رشوت شامل ہوتی ہے۔ "

بدعنوانی دراصل ایک بہت وسیع اصطلاح ہے جو اپنے اندر وسیع معنی و مفہوم رکھتی ہے۔ بدعنوانی حق تلفی کا دوسرا نام ہے۔ یہ وجہ ہے کہ اس کا تعلق تمام شعبہ ہائے زندگی کے ساتھ ہے۔ اسلام میں بھی بدعنوانی کا مفہوم بہت وسیع ہے اسلام نے اس کو صرف رشوت تک محدود نہیں کیا بلکہ حقوق العباد کے تمام شعبے اس میں شامل کئے ہیں۔اس کے مترادف کے طور پر دھوکہ دہی ،بد دیانتی، جھوٹ ، بےایمانی ، خیانت رشوت ، غیر قانونی اصطلاحات وغیرہ استعمال کی جاتی ہیں ۔عام طور پر جب کرپشن کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو ہمارے معاشرے میں اس سے مراد رشوت لیا جاتا ہے۔

رشوت:

رشوت کا مادہ "رش ا" ہیں ،رشوت کا لفظ "رشاء" سے ماخوز ہے جس کا اطلاق رسی پر ہوتا ہے، خصوصاً ڈول کی رسی پر ہوتا ہے جس سے کنویں سے پانی نکالا جاتا ہے۔[8]

"اس کا ایک اور معنی ایک دوسرے کی مدد کرنا ،اور انصاف سے ہٹ کر مائل ہونا بھی ہے۔ "رشوت اس لفظ کا تعلق عربی زبان سے ہے ،اصل میں رشوت ڈول سے لگی ہوئی رسی کو کہتے ہیں ،اور "مراشاۃ "کے معنی ایک دوسرے کی مدد کرنا، ایک اور معنی بھی ہیں انصاف سے ہٹ کے مائل ہونا، ایک اور معنی بھی آتے ہیں ایک سخت گول لمبا پتھر جو بولنے والے کے منہ میں اس لیے ڈال دیا جاتا ہے تاکہ بات کرنے اور بولنے سے اس کو روک دے"[9]

رشوت بھی ایک ذریعہ اور واسطہ ہے کسی مطلوبہ چیز تک پہنچنے کے لیے اس وجہ سے اس کو "رشا" کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ "رشوۃ راء کے ضمہ اور کسرہ کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے، جیسے "رَشَاۃُ"، "رِشْوَۃُ"

رشوت کا مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے کہ :

ما يعطى لقضاء مصلحة أو ما يعطى لإحقاق باطل أو إبطال حق ([10])

"وہ (مال، معاوضہ یا چیز) جو کسی مصلحت کو پورا کرنے کے لیے دیا جائے یا جو حق کو باطل ثابت کرنے یا باطل کو حق ثابت کرنے کے لیے کسی کو دیا جائے۔"

اصطلاحی مفہوم:

رشوت کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ

"رشوت وہ چیز ہے جو آدمی کسی حاکم کو اس مقصد کے تحت دے کہ فیصلہ اس رشوت دینے والے کے حق میں ہو۔"[11]

جس کام کے عوض مغاوضہ لینا شرعا درست نہیں اس کا مغاوضہ لینا شریعت میں رشوت کہلاتا ہے۔"[12]

اکسفورڈ انگلش ڈکشنری میں رشوت تعریف ہوں کی گئی ہے:

"The giving and offering of a bribe and bribe is dishonestly persuading (someone) to act in one's favor by a gift of money or other inducement ."[13]

"بے ایمانی سے کسی کو پیسے، تحفے یا دیگر لالچ کے ذریعے کسی کو کسی کے حق میں کام کرنے پر آمادہ کرنا رشوت کہلاتا ہے۔"

شرعی مفہوم:

رشوت کی شرعی تعریف میں علماء کے درمیان کافی اختلاف ہے اور اس کی وجہ رشوت کا مفہوم اور اس کے دائرۂ کار کی وسعت ہے:

چناں چہ رشوت کی تعریف کے بارے میں مفتی محمد شفیعؒ نے اپنی تفسیر "تفسیر معارف القرآن" میں لکھا ہے کہ:

"رشوت کی شرعی تعریف یہ ہے کہ جس کام کا معاوضہ لینا شرعاً درست نہ ہو اس کا معاوضہ لیا جائے، مثلاً جو کام کسی شخص کے فرائض میں داخل ہو اور اس کا پورا کرنا اس کے ذمے لازم ہو اس پر کسی فریق سے معاوضہ لینا جیسے حکومت کے افسر اور کلرک سرکاری ملازمت کی رُو سے اپنے فرائض ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں، وہ صاحب معاملہ سے کچھ لیں تو یہ رشوت ہے"[14]

رشوت کے دیگر شرعی مفاہیم یہ بیان کی گئی ہیں کہ:

"یعنی وہ مال یا چیز جو بلا معاوضہ لیا جائے اور اس کے لینے کو معیوب سمجھا جاتا ہو"

"کوئی بھی رقم جو کسی ناجائز کام کے لئے کسی ایسے شخص کو ادا کی جائے جس کے پاس طاقت یا عہدہ ہو اور اس کے لیے اس کام میں رقم دینے والے کی مدد کرنا شرعا جائز نہ ہو" ([15])

پاکستانی معاشرے میں موجود بدعنوانی کی مختلف صورتیں:

"بدعنوانی کی کئی صورتیں ہیں جن میں: رشوت خوری، بددیانتی، دھوکہ دہی، جھوٹ، خیانت، بے ایمانی، ملاوٹ، اقربا پروری، چوری، ڈکیتی، لوٹ مار، بھتہ خوری، اختیارات کا غلط استعمال، ذخیرہ اندزی، سفارش، وغیرہ شامل ہیں۔"[16]

یہ تمام چیزیں بدعنوانی کی ہی مختلف شکلیں ہیں جو کسی نہ کسی طرح معاشرتی ،اخلاقی ، معاشی ،برائیوں کا سبب بنتے ہیں اور معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے کے اسباب ہیں۔ان کی وجہ سے لوگوں کو کسی نہ کسی طرح سے نقصان اور تکلیف پہنچتی ہے اوران کی حق تلفی ہوتی ہیں۔

بدعنوانی اور رشوت کے اسباب:

اسباب سبب کی جمع ہے اور سبب وہ چیز ہے جو کسی کام کے وجود میں آنے کی وجہ بنی۔یہاں اب دیکھا جائے گا کہ وہ کونسے وجوہات ہوتے ہیں جو بدعنوانی کے وجود میں آنے کے سبب بنتے ہیں۔یہ اسباب دو طرح کے ہو سکتے ہیں۔ دینی اسباب اور دنیاوی

دینی اسباب:

دین سے متعلق وہ تمام باتیں جو کسی بندے میں موجود نہ ہونے یا کم کی وجہ سے بدعنوانی رشوت وغیرہ جنم لیتے ہیں۔ان میں سے سب سے پہلے دین سے لاعلمی، بد اعتقدی اور ایمان کا کمزور ہونا ،آخرت پر یقین نہ ہونا، حلال اور حرام سے ناواقفیت، خوف خدا کی کمی، خود غرضی، بخل اور عدل انصاف کی کمی وغیرہ شامل ہیں۔

دنیاوی اسباب:

دنیا سے متعلق وہ تمام باتیں جو بدعنوانی رشوت کے وجود میں آنے کے سبب بنتے ہیں ان میں دنیا سے محبت،لامتناہی خواہشات، غربت ، بے روزگاری، مہنگائی، سیاسی عدم استحکام ، صوابدیدی اختیارات کا غلط استعمال، طبقاتی تقسیم ، فضول خرچی اور قانون پر عمل درآمد نہ ہونا وغیرہ شامل ہیں۔

بدعنوانی اور رشوت کے نقصانات:

نقصانات نقصان کی جمع ہے اور نقصان کے معنی ہے : " کمی ، حرج ، خرابی ، برائی ، خسارا، کوتاہی" کے ہیں۔[17] لہٰذا بدعنوانی اور رشوت کے نقصانات کا مطلب وہ کمی وہ برائی اور وہ خرابی ہے جو بدعنوانی اور رشوت کے وجہ سے وجود میں آتی ہے۔ رشوت اور بدعنوانی کی وجہ سے نہ صرف معاشرتی برائیاں جنم لیتے ہیں بلکہ معاشی ،اخلاقی برائیاں بھی وجود میں آتی ہیں۔ بدعنوانی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے نقصانات کئی طرح کے ہیں۔مثلاً:

معاشرتی نقصانات:

معاشرتی نقصانات سے مراد وہ برائیاں ہے جو کسی معاشرے میں بدعنوانی اور رشوت کے وجہ سے وجود میں آتے ہیں۔جس معاشرے میں بدعنوانی ،رشوت عام ہو جائے وہ معاشرہ کبھی خوشحال نہیں ہو سکتا اور معاشرہ زوال کا شکار ہو جاتا ہے ۔بدعنوانی معاشرتی عدم استحکام کی ایک اہم وجہ ہے۔اس کی وجہ سے معاشرے میں ظلم زیادتی عام ہو جاتی ہے۔ معاشرے کا ایک طبقہ ظالم اور دوسرا مظلوم ہو جاتا ہے اور ان کے درمیان طبقاتی تفریق پیدا ہو جاتی ہے۔ حق دار کی حق تلفی ہوتی ہے اور اسے اس کا حق باسانی نہیں ملتا۔

> "بدعنوانی جمہوریت اور قانوں کی حکمرانی کو کمزور کرتی ہے،انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی طرف لے جاتی ہے ۔کاروباری مراکز اور منڈیوں کو خراب کرتی ہے،زندگی کے معیار کو تباہ کرتی ہے، منظّم جرائم، دہشت گردی اور دیگر خطرات کو پروان چڑھاتی ہے۔"[18]

"اپنے کام نکلوانے کے لیے چھوٹی موٹے تحفے تحائف جن کا تعلق چند افراد کے فائدے سے ہو، یہ چھوٹی چھوٹی بدعنوانی ہر جگہ موجود ہے جن کا نقصان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھار اس کی وجہ سے بہت نقصان ہو سکتا ہے یا یہ چھوٹی چھوٹی بدعنوانیاں بڑے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔"(19)

جس معاشرے میں رشوت عام ہو جائے وہاں باصلاحیت لوگ پیچھے رہ جاتے ہیں کیوں کہ اس معاشرے میں اہلیت اور قابلیت سے نفرت اور رشوت وبدعنوانی کو ترجیح جاتی ہے، اور نااہل لوگوں کو اہم عہدوں پر فائز کر دیا جاتا ہے اور حق داروں کی حق تلفی ہوتی ہے۔

"بدعنوانی کینسر کے مانند خطرناک اور سماج کو موت سے ہمکنار کرنے والا بھیانک مرض ہے کیوں کہ لاتعداد برائیاں اس کی وجہ سے جنم لیتے ہیں کرپشن اعلیٰ اقدار کی دشمن ہے۔"(20)

"بدعنوانی معاشرے کو دیمک کی طرف اندر سے چاٹ کر کھوکھلا کر دیتی ہے۔"(21)

الغرض بدعنوانی کی وجہ سے معاشرے میں چوری ،ڈکیتی، لوٹ مار ، بھتہ خوری،برائیاں ،خرابیاں ،دغابازی، اقرباپروی،اختیارات کاغلط استعمال، لاقانونیت وغیرہ عام ہو جاتے ہیں۔

معاشی نقصانات:

جس ملک میں بدعنوانی عام ہو جائے وہ ملک معاشی طور پر بھی برباد ہو جاتا ہے اور جس ملک میں معیشت وبرباد ہو جائے وہ ملک کبھی ترقی نہیں کر سکتااوراس ملک میں عدم استحکام پیدا ہو جاتا ہے۔ ملک کے معیشت پر بدعنوانی کے منفی اثرات ایک لازمی امر ہے۔ بدعنوانی صحت ، تعلیم صنعت، تجارت اور کاروبار کے بنیادی ڈھانچے اور دیگر بنیادی خدمات میں انتہائی ضروری سرمایاکاری سے محروم کر دیتی ہے۔ اس کی وجہ سے ملک میں سرمایادارانہ نظام کی راہیں ہموار ہو جاتی ہیں۔آمیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوتا جاتا ہے۔ جبکہ اسلام اس سرمایادارانہ نظام کی نفی کرتا ہے۔اسلام ایک ایسا نظام معیشت پیش کرتا ہے جس میں عادلانہ تقسیم دولت ہو۔اسلام معاشرے کے افراد کے درمیان معاشی مساوات پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جس کا مطلب سب افراد معاشرہ کو یکساں مواقع فراہم کرنا ہے۔اسلام نے دولت کے یک طرفہ بہاو کو روکنے کے لیے سب سے پہلے اس بات کی کوشش کی ہے کہ ایسے تمام کاروبار قانوناً ممنوع ہوں، جس میں ایک شخص کا فائدہ اور بہت سے لوگوں کا نقصان ہو، جیسے سود ،قمار، سٹہ، رشوت، جوا وغیرہ۔اسلام میں دولت کا بہاو عوام کی طرف رکھا ہے جس سے عوام اور سرمایہ کار کے درمیان رشتہ اخوت استوار ہو۔ جس کے پیش نظر قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے:

"كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ"(22)

"خبردار ایسا نہ ہو کہ مال و دولت صرف دولت مندوں میں ہی محدود ہو کر رہ جائے"

اس آیت سے ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اسلام کی معاشی تعلیمات کا منشاء یہ ہے کہ دولت ہمیشہ گردش میں رہے اپنی ضرورت سے زائد مال حاجتمندوں کی ضروریات پر خرچ کیا جائے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ"(23)

"اوران کے مالوں میں سائل اور نادار لوگوں کا حق ہے۔"

ان سب آیات سے یہی نیتجہ نکلتا ہے کہ اسلام کے معاشی تعلیمات پر عمل کرکے ہی معاشی نقصانات سے بچا جاسکتا ہے۔

اخلاقی برائیاں:

بدعنوانی ،رشوت وغیرہ کی وجہ سے بہت ساری اخلاقی برائیاں جنم لیتی ہیں ۔ جن میں جھوٹ ، لالچ، ریاکاری، ظلم ، منافقت، تکبر،فریب ، حسد اور بے راہ روی وغیرہ شامل ہیں اور یہی وہ سب برائیاں ہیں جن کی اسلام نے مذمت اور ممانعت بیان کی ہے۔ان سب نقصانات و برائیوں کی وجوہات میں ایک بڑی وجہ رشوت اور بدعنوانی بھی ہے ۔ رشوت ظالم کی مدد کرتی ہے اور مظلوم کو ظلم سہنے پر مجبور کرتی ہے ناحق کو حق اور حق کو ناحق ثابت کرتی ہے۔جب ذمہ داریاں ایسے لوگوں کو دی جائیں جو رشوت لیتے یا پیش کرتے ہیں یا ذاتی تعلق سے فائدہ لاٹھاتے ہیں تو یہ عمل مسابقت کو نقصان پہچاتا ہے ۔ نتیجہ یہ ہے کہ زیادہ اہل آمیدواروں کو ٹھکرادیا جاتا ہے اس طرح کے طریقے جتنے زیادہ وسیع ہونگے اخلاقی برائیاں اتنی ہی زیادہ عام ہوں گیاور وہ معاشرہ تباہ و برباد ہو جائے گی۔

قرآن مجید میں بدعنوانی اور رشوت سے متعلق احکام:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب میں اسلام کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ زندگی کے ہر پہلو سے متعلق انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ دین اسلام وہ مذہب ہے جو معاشرے کے اصلاح پر زور دیتا ہے۔اسلام نے ہمیشہ ایسے نظام کے قیام اور نفاذ کا مطالبہ کیا ہے، جس سے انسانی اور معاشرتی اقدار کو تحفظ ملے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرکے ہی معاشرہ خوشگوار بن سکتا ہے ۔جس طرح قرآن کریم میں دیگر معاشرتی مسائل و معاملات سے متعلق احکام موجود ہیں اس طرح رشوت اور بدعنوانی کے بارے میں بھی قرآن کریم کے واضح تعلیمات پیش کئے ہیں۔ارشاد باری تعالی ہے:

"وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ"[24]

"ہم نے تم پر یہ کتاب اتاری ہے جو ہر چیز کو واضح کرتی ہے۔"

قرآن کریم ہماری زندگی کا ضابطہ اور سرمایہ ہے،انسان کی ہدایت ، فلاح اور کامرانی کا ذریعہ ہے۔ یہ وہ واحد کتاب ہے جو تا قیامت انسانوں کے لیے مشعل راہ ہے اس پر عمل کرکے ہی ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔رشوت اور بدعنوانی کا تعلق بھی انسانی معاملات سے ہے تو ایسا ممکن ہی نہیں کہ ان کے بارے میں قرآن مجید کے احکام موجود نہ ہو۔ رشوت ستانی اور بدعنوانی سے متعلق بھی قرآن مجید میں احکام وہدایات موجود ہیں :

رشوت کی ممانعت از روئے قرآن:

وَلَا تَأْكُلُوٓاْ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ وَتُدْلُواْ بِهَآ إِلَى ٱلْحُكَّامِ لِتَأْكُلُواْ فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَٰلِ ٱلنَّاسِ بِٱلْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ [25]

"اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقوں سے نہ کھاؤ، اور نہ ان کا مقدمہ حاکموں کے اس سے غرض سے لے جاؤکہ لوگوں کے مال کا کوئی حصہ جانتے بوجھتے ہڑپ کرنے کا گناہ کرو۔"

اس آیت کے تفسیر میں مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہے کہ :

"ارشاد خداوندی کے الفاظ عام ہیں کہ باطل اور ناجائز طریق سے کسی کا مال نہ کھاؤاس میں کسی کا مال غصب کرلینا بھی داخل ہے چوری، اور ڈاکہ بھی جن میں دوسرے پر ظلم کرکے جبرا مال چھین لیا جاتا ہے اور سود، قمار، رشوت وغیرہ سب حرام اور باطل ہیں۔"[26]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے تمام امور حرام اور باطل ہے جس میں دوسروں پر ظلم کیا جائے ،ان کی حق تلفی کیا

جائے، لوگوں کی مرضی کے بغیر ان کا مال لیا جائے اور اس میں رشوت بھی شامل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكۡتُمُونَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلۡكِتَٰبِ وَيَشۡتَرُونَ بِهِۦ ثَمَنٗا قَلِيلًا أُوْلَٰٓئِكَ مَا يَأۡكُلُونَ فِي بُطُونِهِمۡ إِلَّا ٱلنَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ ٱللَّهُ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمۡ وَلَهُمۡ عَذَابٌ أَلِيمٌ(27)

"حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کو چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت وصول کر لیتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ کے سوا کچھ نہیں بھر رہے، قیامت کے دن اللہ ان سے کلام بھی نہیں کرے گا، اور نہ ان کو پاک کرے گا، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے"

اس آیت میں یہودی علماء کی یہ بری خصلت بیان کی جارہی ہے کہ وہ عوام سے رشوت لے کر ان کی مرضی کے مطابق فتوے دیتے تھے تو اس میں امت محمدی کو تنبیہ ہے کہ ایسے افعال سے اجتناب کریں اور اظہار حق کے سامنے ذاتی مفاد کو نہ دیکھیں۔ چناں چہ مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں:

"آیات مذکورہ سے معلوم ہوا کہ جو شخص مال کے لالچ سے حکم شرعی کو بدل دے اور جو یہ مال حرام کھاتا ہے گویا اپنے پیٹ میں جہنم کے انگارے بھر رہا ہے کیونکہ اس عمل کا انجام یہی ہے اور بعض محقق علماء نے فرمایا کہ مال حرام درحقیقت جہنم کی آگ ہی ہے اگرچہ اس کا آگ ہونا دنیا میں محسوس نہیں ہوتا مگر مرنے کے بعد اس کا یہ عمل آگ کی شکل میں سامنے آجائیں گے۔" (28)

سَمَّٰعُونَ لِلۡكَذِبِ أَكَّٰلُونَ لِلسُّحۡتِ (29) "

"یہ کان لگا کر جھوٹ کے سننے والے اور جی بھر بھر کر حرام کے کھانے والے ہیں"

اس آیت میں میں یہودوں کی خصلت بیان کی جارہی ہے کہ یہ لوگ جھوٹی اور غلط باتیں سنے والے ہیں اور ان کی دوسری بری خصلت یہ کہ یہ لوگ سحت کھانے والے تھے۔

"سُحت کے لفظی معنی کسی چیز کو جڑ بنیاد سے کھود کر برباد کرنے کے ہیں قرآن مجید میں اس جگہ لفظ سحت سے مراد رشوت ہے، رشوت کو سحت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ نہ صرف لینے دینے والوں کو برباد کرتی ہے بلکہ پورے ملک وملت کی بنیاد اور امن عامہ کو تباہ کرنے والی ہے، جس ملک یا جس محکمہ میں رشوت چل جائے وہاں قانون معطل ہو کر رہ جاتا ہے اور قانون ملک ہی وہ چیز ہے جس سے ملک وملت کا امن برقرار رکھا جاتا ہے، وہ معطل ہو گیا تو نہ کسی کی جان محفوظ رہتی ہے نہ آبرو نہ مال، اس لئے شریعت اسلام میں اس کو سحت فرما کر اشد حرام قرار دیا ہے، اور اس کے دروازہ کو بند کرنے کے لئے امراء و حکام کو جو ہدیے اور تحفے پیش کئے جاتے ہیں ان کو بھی صحیح حدیث میں رشوت قرار دے کر حرام قرار کر دیا گیا ہے۔" (30)

اس سے واضح ہوا کہ: رشوت حرام ہے اسی کی وجہ سے ملک میں عدم استحکام پیدا ہوتا ہے اور ملک نظمونسق تباہ ہو جاتا ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوا ہے:

"وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللهِ ثَمَنًا قَلِيلًا إِنَّمَا عِنْدَ اللهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ"(31)

"اور اللہ کے عہد کو تھوڑی سی قیمت میں نہ بیچ ڈالو۔ اگر تم حقیقت سمجھو تو جو (اجر) اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لیے کہیں زیادہ بہتر ہے۔"

تفسیر معارف القرآن میں ہے کہ:

"رشوت لینا سخت حرام اور اللہ سے عہد شکنی ہے:

یعنی اللہ کے عہد کو تھوڑی سی قیمت کے بدلے میں نہ توڑو یہاں تھوڑی سی قیمت سے مراد دنیا اور اس کے منافع ہیں وہ مقدار میں کتنے بھی بڑے ہوں آخرت کے منافع کے مقابلہ میں ساری دنیا اور اس کی ساری دولتیں بھی قلیل ہی ہیں۔ابن عطیہ نے فرمایا کہ جس کام کا پورا کرنا کسی شخص کے ذمہ واجب ہو وہ اللہ کا عہد اس کے ذمہ ہے اس کے پورا کرنے پر کسی سے معاوضہ لینا اور بغیر لئے نہ کرنا اللہ کا عہد توڑنا ہے اسی طرح جس کا نہ کرنا کسی کے ذمہ واجب ہے کسی سے معاوضہ لے کر اس کو کر دینا یہ بھی اللہ کا عہد توڑنا ہے۔

لہٰذا یہ بات معلوم ہوئی کہ رشوت کی مروجہ قسمیں سب حرام ہیں جیسے کوئی سرکاری ملازم کسی کام کی تنخواہ حکومت سے پاتا ہے تو اس نے اللہ سے عہد کرلیا ہے کہ یہ تنخواہ لے کر مفوضہ خدمت پوری کروں گا اب اگر وہ اس کے کرنے پر کسی سے معاوضہ مانگے اور بغیر معاوضہ اس کو ٹلائے تو یہ عہد اللہ تو توڑ رہا ہے اسی طرح جس کام کا اس کو محکمہ کی طرف سے اختیار نہیں اس کو رشوت لے کر ڈالنا بھی اللہ سے عہد شکنی ہے۔

اخذ الاموال علیٰ فعل ما یجب علی الاخذ فعله اوفعل ما یجب علیه ترکه :

"یعنی جس کام کا کرنا کسی شخص کے ذمے واجب ہو اس کے کرنے پر معاوضہ لینا یا جس کام کا چھوڑنا اس کے ذمے لازم ہے اس کے چھوڑنے پر معاوضہ لینا رشوت ہے"(32)

درج بالا آیات اور اس کی تفسیر کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دین اسلام میں رشوت ایک نہایت ہی بری،اور حرام چیز ہے اور یہود کی یہعادت تھی کہ وہ رشوت لیتے تھے۔اس لیے اگر کوئی رشوت لیتا ہے تو ان کے لیے آخرت میں سخت سزا کا مقرر کی گئی ہے۔رشوت کے تمام اقسام چاہے وہ ہدیہ کی شکل میں ہو یا سفارش وغیرہ کی صورت میں ہو سب کے سب حرام ہے ۔رشوت کے علاوہ خیانت ، عدل وانصاف کی کمی، چوری،لوٹ مار، دھوکہ اور ظلم وغصب، ناپ تول میں کمی، سب بدعنوانی میں شامل ہیں۔

سود، قمار اور رشوت میں مشابہت:

جس طرح سود اور قمار کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے اس طرح حرمت میں رشوت بھی سود کی مشابہ ہے اور حرام ہے۔ مال دار بننے کی حرص میں سود اور قمار میں بھی دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہے اور یہی علت رشوت میں بھی موجود ہے۔ حدیث میں سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سودی معاملہ میں گواہی دینے والے اور اسے لکھنے والے سب پر لعنت کی گئی ہے۔ (33)

اور حدیث میں اسی طرح کی لعنت رشوت دینے والے، رشوت لینے والے اور ان دونوں کے درمیان دلالی کرنے والے پر بھی وارد ہوئی ہے۔ (34)

سود کی ممانعت ازروئے قرآن:

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ"(35)

"اے ایمان والو! کئی گنا بڑھا چڑھا کر سود مت کھاؤ، اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو"

سود خوروں کو تنبیہ کرتے ہوئے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

"الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ"[36]

"جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت میں) اٹھیں گے تو اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر پاگل بنا دیا ہو"

"سود" یا '' رباء" ہر اس زیادہ رقم کو کہا جاتا ہے جو کسی قرض پر طے کرکے وصول کی جائے۔"[37]

ایک اور مقام پر ارشاد خداوندی ہے:

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ"[38]

"اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ"

اس آیت کے تفسیر میں علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ اپنے ایماندار بندوں کو ایک دوسرے کے مال باطل کے ساتھ کھانے کی ممانعت فرما رہا ہے خواہ اس کمائی کی ذریعہ سے ہو جو شرعاً حرام ہے جیسے سود خواری قمار بازی۔"[39]

سود کی وجہ معاشرے میں معاشی برائیاں پیدا ہو جاتی ہے مال دار امیر تر ہوتے جاتے ہیں غریب غریب تر ہو جاتے ہیں اس لیے اسلام میں یہ حرام ہے۔اور یہی برائی رشوت میں بھی پائی جاتی ہے۔

خیانت کے بارے میں قرآن کے احکام:

رشوت اور خیانت میں بھی یکسانیت پائی جاتی ہے اور خیانت کو بھی اسلام نے حرام قرار دیا ہے اور اس کی شدید الفاظ میں مذمت فرمائی ہے۔قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا"[40]

"(مسلمانو) یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں تک پہنچاؤ،"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ امانتوں کو ان کے حق داروں تک پہنچانے کا حکم دے رہا ہے اور اسے خائنوں کے حوالے کرنے سے منع فرمایا ہے۔

جو کوئی خیانت کرتا ہے اس کے بارے میں ارشاد ہے:

"وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"[41]

"اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن وہ چیز لے کر آئے گا جو اس نے خیانت کرکے لی ہوگی۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ"[42]

"اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے بے وفائی نہ کرنا، اور نہ جانتے بوجھتے اپنی امانتوں میں خیانت کے مرتکب ہونا۔"

خیانت جو ایک قسم کی بدعنوانی اور معاشرتی خرابی ہے اور اس کی وجہ سے حقوق العباد میں کوتاہی ہونے کے ساتھ ساتھ معاشرہ بھی خراب ہوتا ہے بالکل اسی طرح رشوت بھی ایک بدعنوانی اور معاشرتی بگاڑ کی بنیادی وجہ ہے۔ اس لے اسلامنے جس طرح خیانت سے سے روکا ہے اسی طرح رشوت سے بھی منع کیا ہے۔

عدل وانصاف سے متعلق قرآن کے احکام:

بدعنوانی اور رشوت ستانی اجتماعی اور معاشرتی عدل کو روکنے کا اہم ذریعہ ہے۔ اس کی وجہ سے عدل کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور انصاف مفقود ہو کر رہ جاتا ہے۔ حالاں کہ اسلام نے عدل اور انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

"وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ"[43]

"اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو"

اس آیت میں صراحت کے ساتھ عدل وانصاف قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ"[44]

"اے ایمان والو ! انصاف قائم کرنے والے بنو، اللہ کی خاطر گواہی دینے والے، چاہے وہ گواہی تمہارے اپنے خلاف پڑتی ہو، یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔"

اس آیت کی وضاحت تفسیر ابن کثیر میں یوں کی گئی ہے:

"اللہ تعالیٰ ایمانداری کو حکم دیتا ہے کہ وہ عدل وانصاف پر مضبوطی سے جمے رہیں اس سے ایک انچ ادھر ادھر نہ سرکیں، ایسا نہ ہو کہ ڈر کی وجہ سے یا کسی لالچ کی بنا پر یا کسی خوشامد میں یا کسی پر رحم کھا کر یا کسی سفارش سے عدل وانصاف چھوڑ بیٹھیں۔"[45]

اس سے پتا چلتا ہے کہ عدل وانصاف کا قیام اتنا ضروری ہے کہ اگر خود کے خلاف بھی جانا پڑے، گھر والوں یا رشتہ داروں جو بھی ہو انسان کو ان کے خلاف کیوں نہ جانا پے لیکن عدل وانصاف کا دامن نہیں چھوڑنا چاہئے۔

جس ملک میں عدل و انصاف ناپید ہو ،رشوت عام ہو، سود کا بازار گرم ہو،اس ملک میں بدعنوانی عروج پر ہوتی ہے۔جس کی وجہ سے معاشرتی برائیاں چوری، لوٹ مار، دھوکہ، ظلم وزیادتی ،وغیرہ وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں۔

احادیث مبارکہ میں بدعنوانی اور رشوت سے متعلق احکام:

قرآن مجید کے بعد دین اسلام میں جو سب سے اہم ماخذ ہے وہ احادیث نبوی ﷺ ہیں۔ حدیث ہی ہے جو قرآن تک پہنچنے کا ذریعہ ہے، اگر قرآن مجید کی کسی آیت یا مفہوم کو سمجھنے میں کوئی دشواری پیش آئے تو ہم سب سے پہلے آپ ﷺ کی احادیث کی طرف رجوع کرتے ہیں کیوں کہ آپ ﷺ نہ صرف صاحبِ قرآن ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نمائندہ بھی ہیں۔اس لیے نبی کریم ﷺ جو کچھ بھی کہتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ہم اگر دیکھیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ قرآن مجید ایک اصولی کتاب ہے۔اس میں صرف اصول وکلیات بیان ہوئی ہیں جزئیات ہمیں قرآن مجید کے ترجے اور آپ ﷺ کی حدیث سے ملتے ہیں۔ قرآن اور حدیث کے مجموعے ہی سے اسلام مکمل ہوتا ہے۔قرآن مجید میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اور وہ نہیں بولتا اپنے نفس کے خواہش سے۔یہ تو خالص وحی ہے جو ان کے پاس بھیجی جاتی ہے"[46]

معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث وسنت بھی حجت ہے۔رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ اور بہترین نمونہ ہے آپ ﷺ کی حدیث وسنت پر عمل کر کے ہی ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔آپ ﷺ نے معاشرے کے اصلاح کے لیے دنیا کے سامنے انتہائی جامع تعلیمات پیش کیے ہیں۔ ایسے بہت سی احادیث موجود ہے جن میں آپ ﷺ نے معاشرے کے اصلاح کے منافی بہت سے کاموں سے روکا ہے اور بہت سے کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے، جن میں معاشرتی اصلاح کو قائم رکھنے

کے لیے مختلف برائیوں جیسے: رشوت، سود، خیانت، بے انصافی، چوری، لوٹ مار، دھوکہ، خود غرضی، ظلم و زیادتی، وغیرہ سے روکا ہے۔

رشوت کی ممانعت از روئے حدیث:

" عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ :لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي "[47]

"عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے اور لینے والے دونوں پر لعنت کی ہے۔"

"الراشي والمرتشي في النار". [48]

"رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنم میں ہیں"

ایک اور حدیث ہے کہ:

" وَرَوَاهُ أَحْمَد قَالَ :لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي وَزَادَ: «وَالرَّائِشَ» يَعْنِي الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمَا"[49]

"امام احمدؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر لعنت کی ہے اور اس میں یہ اضافہ نقل کیا ہے (وَالرَّائِشَ) یعنی رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے کے درمیان جو معاملہ طے کرتا ہے اس پر بھی لعنت فرمائی"

ان احادیث مبارکہ سے واضح طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ رشوت کتنی بری چیز ہے۔ آپ ﷺ نے نہ صرف رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی بلکہ ان پر بھی جو اس معاملے میں شریک ہوتے ہیں۔ اور ان لوگوں کو جہنمی کہا ہے جو یہ سب کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں اس لعنت سے خود کو دور رکھنا چاہئے اور خود کو جہنم کی آگ سے بچانا چاہئے۔

رشوت اور ہدیہ:

دین اسلام ایک بہترین دین ہے کہ اس میں جن چیزوں سے معاشرے میں بدامنی پیدا ہوتی ہے ان سے انسان کو روکا ہے۔ جس طرح ہدیہ تو ایک اچھی چیز ہے مگر جب یہ ہی ہدیہ حاکم یا قاضی کو جب دیا جاتا ہے تو یہ رشوت میں شمار ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ بیان کرتے ہیں۔

"أخذ الأمير الهدية سحت، وقبول القاضي الرشوة كفر" [50]

"حاکم کا ہدیہ وصول کرنا حرام خوری ہے قاضی کا رشوت قبول کرنا کفر ہے"

اس طرح ایک اور روایت ہے جس میں آپ ﷺ نے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: رشوت کو ہدیہ کے نام پر حلال کیا جائے گا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"إذا استحلت هذه الأمة الخمر بالنبيذ والربا بالبيع والسحت بالهدية واتجروا بالزكاة فعند ذلك هلاكهم ليزدادوا إثما"[51]

"جب شراب کو نبیذ کے نام پر سود کو بیع کے نام پر رشوت کو ہدیہ کے نام پر حلال کیا جائے گا اور زکوۃ سے تجارت کیا جائے گی اس وقت امت کے لیے ہلاکت ہو گی ان کے گناہ بڑھ جائیں گے۔"

ان احادیث مبارکہ سے پتا چلتا ہے کہ قاضی یا حاکم کو ہدیہ دینا درست نہیں کیونکہ اس زمانے میں ہدیہ ہدیہ نہیں رہا ہے بلکہ اپنا کام نکلوانے کا ایک ذریعہ بن گیا ہے اور یہ بھی موجودہ دور میں رشوت کی ایک صورت ہے۔

خودغرضی:

بدعنوانی کی ایک اور وجہ خودغرضی ہے اور دین اسلام میں اس سے بھی روکا ہے آپ ﷺ کے تعلیمات سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ انسان کو خودغرض نہیں ہونا چاہیئے۔آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ مومن وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ"(52)

"انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص اس وقت تک مکمل مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنی ذات کے لیے پسند کرتا ہے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو باہم ایک دوسرے کے خیر خواہ ہونا چاہئے۔جب مسلمان ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوں گے تب ہی معاشرے سے معاشرتی برائیاں جیسے خودغرضی، بددیانتی، رشوت، لوٹ مار چوری وغیرہ ختم ہو سکتے ہیں۔

بدعنوانی اور رشوت کو معاشرے میں کم کرنے کے لیے تدابیر، اور اسلامی تعلیمات میں ان کا حل:

بدعنوانی کے اسباب اور ان کی صورتیں اوپر بیان کی گئی ہے۔اب یہ دیکھنا ہے کہ اسلام اس کا حل کس طرح پیش کرتا ہے اور اس کو کیسے روکنا اور اس کا کرنا ممکن ہے؟ رشوت اور بدعنوانی کا علاج سوائے اسلام کے اور کسی کے پاس موجود نہیں۔اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے ہی ہم اس بدعنوانی جیسے لعنت سے بچا جا سکتا ہے۔اسلام میں بدعنوانی کا مفہوم بہت وسیع ہے، اسلام میں اس کو صرف رشوت تک محدود نہیں کیا بلکہ حقوق العباد کے تمام شعبے اس میں شامل ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اس کا حل اسلام کی تعلیمات کے ذریعے ہی ممکن ہے اور اسلام کی تعلیمات پر عمل کر کے ہی اس کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

رشوت سے بچنے کے لیے مولانا اشرف علی تھانویؒ نے تین تدابیر بیان کی ہیں۔

"پہلی تدبیر:

پہلی تدبیر یہ ہے کہ سادہ زندگی گزارنے کی عادت ڈالی جائے۔یہ بات تجربے کی ہے کہ جو شخص فضول خرچی، نمود ونمائش سے بچتا ہے، بیاہ شادی وغیرہ میں ریا ونمائش کی خاطر ناجائز رسومات میں روپیہ خرچ نہیں کرتا وہ تھوڑی آمدنی میں بھی رشوت لیے بغیر اپنا گزارہ کر سکتا ہے۔

دوسری تدبیر:

دوسری تدبیر یہ کہ جو وعیدیں حرام کمانے پر وارد ہوئی ہیں ان کو سوچے کہ حرام کمانے سے دنیا اور آخرت میں رسوائی ہوتی ہے۔لوگ آخرت کی فکر کرے تو خود بخود حرام اور رشوت ستانی سے نفرت ہونے لگتی ہے اور آہستہ آہستہ یہ برائی بھی چھوٹ جاتی ہے۔

تیسری تدبیر:

رشوت کو گناہ سمجھو! جتنی جلدی ہو سکے اس کو چھوڑ دو۔"(53)

"رشوت خوری کو چھوڑنے کے لیے بنیادی تدبیر یہی ہے کہ آدمی سادہ زندگی گزارنے کا عادی بن جائے۔ جتنے رشوت خور ہوتے ہیں وہ بنیادی طور پر قناعت سے محروم ہوتے ہیں اسی لیے وہ رشوت کا بازار گرم کررکھتے ہیں ۔رشوت سے بچنے کا جذبہ فکرِ آخرت سے پیدا ہوتا ہے، ایسا شخص جو رشوت خور ہو وہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ ان وعیدوں پر غور فکر کرے کہ رشوت کی وجہ سے کیسے سزائیں ملیں گی۔اور پھر اپنے آپ کو ان وعیدوں سے بچانے کی کوشش کرے۔"

دین اسلام نے ہمیں ایسے اصول دیئے ہیں جن پر عمل کرکے ہم دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔دین اسلام نے ہمیں عدل، انصاف، تعاون، اخوت، مساوات، اور حلال اور حرام کے جامع اصول عطا کی ہے۔ جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری راہ نمائی کرتے ہیں۔ چاہے وہ معیشت ہو کہ معاشرت، سیاست ہو یا کچھ اور ایک فرد کے ساتھ ہو یا پورے معاشرے کے ساتھ، لین دین کا معاملہ ہو یا اخلاقیات کا، مسلمانوں کے ساتھ تعلقات ہو یا غیر مسلموں کے ساتھ سب میں اسلام ہماری راہ نمائی کرتا ہے۔

اسلام نے حاجت مندوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوم "[54]

"اوران کے مالوں میں سوالیوں اور محرموں کا حصہ ہے"

اسلام میں صرف رزق حلال کمانے کی اجازت ہے۔قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے:

"وَكُلُواْ مِمَّا رَزَقَكُمُ ٱللَّهُ حَلَٰلاً طَيِّباً"[55]

"اور اللہ نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ"

حلال اور طیب کا مطلب یہ ہے کہ وہ چیز خود بھی پاک ہو اور جن راستوں سے اس کو حاصل کیا جارہا ہے وہ بھی پاک ہو مطلب جائز طریقوں سے اس کو حاصل کیا جائے۔

اسلام کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ اسلام نے حرام ذرائع کے تمام راستے مسترد ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ "[56]

"اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقوں سے نہ کھاؤ"

اس اصول کے تحت اسلام نے تمام حرام ذرائع کو بند کر دیا ہے، چاہے وہ رشوت کی صورت میں ہو، خیانت کی صورت میں ہو یا غصب کی، ناپ تول میں کمی بیشی کی صورت میں ہو یا چوری کی، یتیم کی مال میں بے جا تصرف کی صورت میں ہو یا فحاشی پھیلانے والے ذرائع کی صورت میں یہ تمام صورتیں اسلام نے حرام قرار دیئے ہے۔

اسلام کا نظام احتساب:

دین اسلام کے ظہور کا بنیادی مقصد عدل انصاف کا قیام اور ناانصافی اور قانون شکنی کا مکمل خاتمہ ہے۔ دین اسلام میں احتساب کا اہم مقام و کردار ہے۔ محکمہ احتساب اسلامی مملکت کا ایک اہم ترین شعبہ ہے جو اسلام کے مذاج اور اہداف سے پوری طرح ہم آہنگ ہے۔اس محکمہ کا فرض ہوتا ہے کہ ریاست کے باشندوں کی اخلاق وعادات کی نگرانی کرے تاکہ معاشرہ مستحکم ہو۔

اسلامی نظام احتساب کے اہم اصول:

"قرآن کریم اور سنت مبارکہ کے واضح ہدایات کی روشنی میں اسلامی نظام احتساب کے اہم اصول درجہ ذیل ہے۔

"اصل محتسب اللہ تعالیٰ ہیں۔احتساب سب کے لیے ہے۔یکساں احتساب۔ محتسب خود بھی قابل احتساب ہے۔

فوری اور عبرت انگیز احتساب۔سر عام احتساب۔ قانونی تقاضوں کی تکمیل۔احتساب کا مقصد "(57)

دین اسلام نے ایسے جامع اقدار متعارف کرائی ہیں جو پورے نظام کا خاصہ اور اس میں ریڑ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ان میں سے تقوی اور تصور آخرت سب سے اہم ہے۔رشوت اور بدعنوانی کے روک تھام میں تقوی اور عقیدۂ آخرت بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

تقوی:

تقوی کا مطلب اللہ تعالیٰ کا خوف۔خود کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے پانا،گناہ سے بچنا بھی تقوی ہے۔اس دنیا سے ایسے گزر جانا کہ آلودگیوں سے اپنا دامن بچانا اور گندگیوں سے نامہ اعمال تقوی کہلاتا ہے۔اپنے رب کی خوشنودی چاہنا۔ان سب باتوں کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ہر قسم کے گناہ سے خود کو بچائے، خواہ گناہ چھوٹا ہو یا بڑا۔اس کا ایک بڑا تقاضا اخلاص ہے جس کا مطلب ہر کام محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ (58)"

"اے لوگوں اپنے رب کا تقوی اختیار کرو"

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (59)

"لہذا جہاں تک ہوسکے اللہ سے ڈرتے رہو"

تقوی ہی ہے جس کی وجہ سے انسان ناجائز ذرائع آمدنی سے پرہیز کرتا ہے۔انسان چھپ کر کچھ بھی کر سکتا ہے جیسے کہ ،جوا، رشوت خوری ،بددیانتی ،دھوکہ دہی ، جھوٹ ،خیانت،بےایمانی ،ملاوٹ ، اقربا پروری،چوری،ڈکیتی،لوٹ مار ، بھتہ خوری،اختیارات کا غلط استعمال،ذخیرہ اندزی،سفارش،وغیرہ سب کر سکتا ہے لیکن اگر اس کے دل میں تقوی موجود ہو تو ان سب سے رک جائے گا۔لہذا انسداد بدعنوانی میں تقوی کا بڑا کردار ہے۔

تصور آخرت:

آخرت اسلام کا ایک بنیادی تصور ہے جو انسان کی سوچ فکر، معاشی، معاشرتی رویوں پر بڑا اثر ڈالتا ہے۔ تصور آخرت انسان کو رزق میں اعتدال و میانہ روی کی راہوں کی طرف لے جاتا ہے۔جس کی وجہ سے وہ کبھی ناجائز اور حرام کی طرف نہیں جاتا۔جو بھی کام کرتا ہے اس میں امانت اور دیانت کا پہلو مد نظر رکھتا ہے۔نہ خود ظلم کرتا ہے نہ د دوسروں کو ظلم کرنے دیتا ہے۔کیوں کہ انسان کو پتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے حساب کتاب کرے گا۔

ارشاد ہے:

اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا(60)

"کہا جائے گا لو پڑھو لو اپنا اعمال نامہ !آج تم خود اپنا حساب لینے کے لیے کافی ہو۔"

اس لیے دنیا کی زندگی ایک مسلمان کا اصل مقصد نہیں ہوتی ،اور وہ اس دنیا اور اس کی آسائشوں سے مرعوب نہیں ہوتا ۔ قناعت اور توکل کی نعمت اسے دنیا کی بے شمار پریشانیوں سے نجات دلاتی ہے۔تصور آخرت انسان کے دل میں محبت ،ہمدردی،اخوت ، خیر خواہی کا جذبہ پیدا کرتا ہے جس کی وجہ سے وہ ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے اور اسے خوشی ملتی ہے۔تصور آخرت کی وجہ سے انسان اپنے ہر معاملے میں عدل واحسان کا روایہ اختیار کرتا ہے اور بدعنوانی، رشوت ،دھوکہ، جھوٹ،اور دیگر .برائیوں سے دور رہتا ہے۔

اگر مسلمان اپنے دین پر صحیح طریقے سے عمل کریں ،آپ ﷺ کی سنت کا اپنا شعار بنالیں اور دوسرے لوگوں تک دین کے احکام صحیح طریقے سے پہنچائیں تو کوئی مشکل نہیں کہ وہ نہ صرف بدعنوانی بلکہ کسی بھی قسم کی.برائی کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔

اسلام میں بدعنوانی وغیرہ کو کم کرنے کے لیے نظام حسبہ کا تصور دیا گیا ہے جس پر اگر صحیح طریقے سے عمل کیا جائے تو بدعنوانی اور اس جیسی دیگر.برائیوں میں کافی حد تک کمی آسکتی ہے۔

خلاصہ:

مذکورہ بالا بحث سے بات واضح ہوتی ہے کہ دین اسلام کا مقصد ایک ایسے معاشرے کا قیام ہے جس میں عدل وانصاف ، امن وامان اور لوگوں کے درمیان محبت ،اخوت تعاون ، ہمدردی اور مساوات ہو، لوگوں کو ان کے حقوق بہ آسانی اور صحیح طریقے سے مل سکیں۔ یہاں کسی پر ظلم زیادتی نہ ہو اور لوگ اپنے حقوق اور فرائض کو سمجھ کر صحیح طرح سے اسے ادا کرسکیں۔اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اور بہترین دین ہے جو تا قیامت ساری دنیا کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے۔اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ دنیا کے تمام مذاہب میں واحد دین ہے جو زندگی کے ہر پہلو سے متعلق انسان کی رہنمائی کرتا ہے ۔آج کل مسلمان دین کے تعلیمات سے زیادہ تر بے خبر ہیں۔دین کو لوگوں نے محض عبادات ورسومات تک محدود کر لیا ہے۔روزہ مرہ کے معاملات میں دور دور تک اسلام کا کوئی نام ونشان نہیں ہے۔جب کہ اللہ کا یہ کامل اور مکمل دین تو ایک جامع نظام حیات ہے جس کو ہر وقت ساتھ لیے پھرنا ہوتا ہے اور چاہے دینی امور ہوں یا دنیاوی معاملات انسان کو اسلام کی جامع تعلیمات سے رہنمائی لینی چاہیئے۔اسلام صرف چند عبادات اور اعتقادات کا نام نہیں بلکہ یہ انسان کے تمام معاشرتی معاشی، اخلاقی اور دیگر دنیاوی مسائل کے بارے میں جامع ، واضح اور تفصیلی احکامات پیش کرتا ہے۔ اس لئے اسلام نے بدعنوانی اور رشوت کے تدارک کے لیے بھی تفصیلی احکامات پیش کرنے کے ساتھ ساتھ جامع منصوبہ بندی بھی ترتیب دی ہے اور دنیا پر واضح کر دیا ہے کہ بدعنوانی اور رشوت چھٹکارا انہی ہدایات اور احکام پر عمل کرکے ہی ممکن ہے ۔اسلام نے بدعنوانی کے جو دیناوی اور اخروی نقصانات اور ان سے بچنے کا جو نسخہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس مختصر سی تحقیق میں اس کا ایک نمونہ پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

نتائج البحث:

1. بدعنوانی اور رشوت دور حاضر کی بنیادی اور اہم مسائل میں سے ایک ہیں۔
2. بدعنوانی اور رشوت کے وجہ سے ہی دوسرے مسائل جنم لیتے ہیں۔
3. انسان کو آج جن مسائل کا سامنا ہے ان سب کی اصل وجہ اسلامی تعلیمات سے لاعلمی ہے۔
4. بدعنوانی کے اسباب میں سب سے بنیادی سبب دنیا سے محبت اور آخرت سے لاپرواہی ہے۔

5. اس مسئلے کا حل محض مادی اسباب، دنیاوی قوانین اور انسانی سوچ سے ممکن نہیں بلکہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرکے ہی اس مسئلے کو حل کیا جاسکتا ہے۔ کیوں کہ دین اسلام ہی نے اس سلسلے میں پوری راہنمائی فراہم کی ہے۔
6. جب سے انسان دنیا میں آیا ہے اس کے ساتھ ہی احتساب کا عمل جاری ہوا ہے۔ اور اس فطری حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسلام نے بھی بدعنوانی کے تدارک کے لیے ایک جامع نظام احتساب کا تصور پیش کیا ہے۔
7. اسلام کے پیش کردہ نظام احتساب پر عمل کرکے مملکت خداداد پاکستان میں بدعنوانی اور رشوت ستانی کو روکا جاسکتا ہے۔
8. اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جو تدابیر پیش کی گئی ہیں اس پر عمل کرکے بڑی حد تک اس معاشرتی برائی کو کم کیا جاسکتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

[1] ۔ النحل، الآیہ: 89

Al Nahl, Al Āyah: 89

[2] ۔ محمد تقی عثمانی، مفتی، آسان ترجمہ قرآن، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، ج2، ص 841

Muhammad Taqi Usmani, Mufti, Āsaan Tarjamah Quran, Maktaba Ma'arif al-Quran, Karachi, Vol. 2, P: 841

[3] ۔ مولی، فیروزالدین، فیروزالغات اردو، فیروز سنز لمٹیڈ، لاہور، 1981ء، ص 186

Maulvi, Ferozuddin, Feroz-ul-Lughaat Urdu, Feroz Sons Ltd., Lahore, 1981, P: 186

[4] ۔ حافظ محمد سعد اللہ، رشوت ایک لعنت، مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، لاہور، 24 جنوری 1983، ص 12

Haafiz Muhammad Saadullah, Rishwat Ek La'nat, Markaz Tehqiq Dial Singh Trust Library, Lahore, January 24, 1983, P: 12

[5] ۔ حسنات، عالب رازا، "کرپشن کے تدارک کے لیے تعلیمی نصاب کا کردار"، روز نامہ جنگ اخبار، بدھ 4 دسمبر 2019

Hasnaat, Aalib Raza, "Karapshan Ke Tadaruk Ke Liye Taleemi Nisab Ka Kirdar," Roznama Jang Akhbar, Wednesday, December 4, 2019

[6] ۔ ایضاً

Ibid

2. *www. oxforddictionarries. com / definition / american_english/ corruption (Date:03-06-2023 at 9: 24pm)*

[8] ۔ ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر بیروت، 1414ھ-1993ء، ج6، ص 303

Ibn Manzur, Muhammad bin Mukram, Lisaan al-Arab, Dar Saadir, Beirut, 1414 H - 1993, Vol. 6, P: 303

[9] ۔ رشادی، غیاث احمد، مولانا، رشوت کیوں لیتے ہو؟، مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفر اسوسی ایشن، رجسٹرڈ-675، حیدر اباد، 2004ء، ص6

Rashaadi, Ghiyaas Ahmad, Mawlana, Rishwat Kyun Lety Ho? Maktaba Sabil al-Falah Educational and Welfare Association, Registered. 675, Hyderabad, 2004, P: 6

[10]۔ ابراہیم مصطفیٰ، احمد الزیات، حامد عبدالقادر، المعجم الوسیط، دار الدعوۃ، استنبول، 1989ء، ج1، ص348، باب الراء

Ibrahim Mustafaa, Ahmad Al-Ziyat, Hameed Abdul Qadir, Al-Mu'jam Al-Wasit, Dar Al-Da'wah, Istanbul, 1989, Vol. 1, P: 348

[11]۔ رشادی، رشوت کیوں لیتے ہو؟، ص6

Rashaadi, Rishwat Kyun Lety Ho?, P: 6

[12]۔ ایضاً

Ibid

[13].http://www.Oxforddictionaries.com/definition/american_english/corruption Date .20 -7-2023 at 7:25 PM

[14]۔ عثمانی، محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، ادارہ معارف کراچی، شمس پرنٹنگ پریس کراچی، 1429ھ - 2008ء، ج3، ص159

Usmani, Muhammad Shafi, Mufti, Ma'arif al-Quran, Idara Ma'arif Karachi, Shams Printing Press Karachi, 1429 H - 2008, Vol. 3, P: 159

[15]۔ عطیہ بن محمد سالم، الرشوۃ، الجامعۃ الاسلامیۃ، مدینۃ المنورۃ، 1400ھ، ص125

Atiyyah bin Muhammad Salim, Al-Rishwa, Al-Jamia Al-Islamiyyah, Madinah Al-Munawwarah, 1400 H, P: 125

[16]۔ فہیم خان، "کرپشن ملک و معاشرے کے لئے ناسور" مشرق، ص9، دسمبر 9، 2021

Fahim Khan, Corruption Mulk wa Mu'aashray Ke Liye Nasoor, Mashriq, P: 9, December 2021, 9

[17]۔ فیروز اللغات، ص1371

Feroz-ul-Lughaat, P: 1371

[18]۔ سٹیورٹ گلمین، انسداد بدعنوانی، محکمۂ خارجہ، امریکہ، س ن م، ص1 تا 36

Stuart Gilman, Insidad Bad'Unwani, Mahkamah Kharijah, America, P: 1-36

[19]۔ ایضاً

Ibid

[20]۔ فہیم خان، "کرپشن ملک و معاشرے کے لیے ناسور"، 09، دسمبر 2021، زمینی حقائق

Fahim Khan, Corruption Mulk wa Mu'aashray Ke Liye Nasoor," December 09, 2021

[21]۔ ایضاً

Ibid

[22]۔ الحشر، الآیہ: 7

Al Hashr, Al Āyah: 7

[23]۔ الذاریات، الآیہ: 19

Al Dhaariyaat, Al Āyah: 19

[24] النحل، الآیہ: 89

Al Nahl, Al Āyah: 89

[25] البقرہ، الآیہ: 188

Al Baqarah, Al Āyah: 188

[26]۔ محمد شفیع عثمانی، معارف القرآن، ج1، ص458

Muhammad Shafi Usmani, Ma'arif al-Quran, Vol:1, P:458

[27]۔ البقرۃ، الآیہ: 174

Al Baqarah, Al Āyah: 174

[28]۔ مفتی محمد شفیع عثمانی، معارف القرآن، ج 1، ص 425

Muhammad Shafi Usmani, Ma'arif al-Quran, Vol:1, P:425

[29]۔ المائدہ، الآیہ: 42

Al Maa'idah, Al Āyah: 42

[30]۔ مفتی محمد شفیع عثمانی، معارف القرآن، ج 3، ص 151

Muhammad Shafi Usmani, Ma'arif al-Quran, Vol:3, P:151

[31]۔ النحل، الآیہ: 95

Al Nahl, Al Āyah: 95

[32]۔ مفتی محمد شفیع عثمانی، معارف القرآن، ج 5، ص 396

Muhammad Shafi Usmani, Ma'arif al-Quran, Vol:5, P:396

[33]۔ احمد بن حنبل، مسند احمد، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1420ھ، ج 6، ص 270، رقم الحدیث: 3725

Ahmad bin Hanbal, Musnad Imam Ahmad, Muassasah al-Risalah, Beirut, 1420 AH, Vol. 6, P: 270, Hadith Number: 3725

[34]۔ ایضاً، ج 37، ص 85، رقم الحدیث: 22399

Ibid, Vol. 37, P: 85, Hadith Number: 22399

[35]۔ آل عمران، الآیہ: 130

Āl Imran, Al Āyah: 130

[36]۔ البقرۃ، الآیہ: 275

Al Baqarah, Al Āyah: 275

[37]۔ مفتی محمد شفیع عثمانی، معارف القرآن، ج 1، ص 645

Muhammad Shafi Usmani, Ma'arif al-Quran, Vol:1, P:645

[38]۔ النساء، الآیہ: 29

Al Nisaa', Al Āyah: 29

[39]۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ص 673

Ibn Kathir, Tafsir al-Quran al-'Azim, P: 673

[40]۔ النساء، الآیہ: 58

Al Nisaa', Al Āyah: 58

[41]۔ آل عمران، الآیہ: 161

Āl Imran, Al Āyah: 161

[42]۔ الانفال، الآیہ: 27

Al Anfaal, Al Āyah: 27

[43]۔ النساء، الآیہ: 58

Al Nisaa', Al Āyah: 58

[44]۔ النساء، الآیہ: 135

Al Nisaa', Al Āyah: 135

[45]۔ ابن کثیر، تفسیر العظیم، ج 1، ص 799

Ibn Kathir, Tafsir al-Quran al-'Azim, Vol:1, P: 799

[46]۔ النجم، الآیہ: 3،4

Al Najm ,Al Āyah: 3,4

[47]۔ابو داود، سلیمان بن الاشعث ، سنن ابی داود، مکتبہ العصرۃ، بیروت، ج3، ص1300، رقم الحدیث 3580، باب فی کراھیۃ الرشوۃ

Abu Dawood, Sulaiman bin al-Ash'ath, Sunan Abi Dawood, Maktabat al-Asr, Beirut, Vol. 3, P: 1300, Hadith Number: 3580

[48]۔ علی بن حسام، علی ءالدین،، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، مؤسسۃ الرسالۃ، 1431ھ، ج6، ص113، رقم 15077

Ali bin Hisam, Ali al-Din, Kanz al- 'Ummal fi Sunan al-Aqwal wal-Af'al, Mu'assasat al-Risalah, 1431 H, Vol. 6, P: 113, Hadith Number: 15077

[49]۔ محمد بن عبد اللہ، الخطیب التبریزی، مشکاۃ المصابیح، المکتب الاسلامی، بیروت، ج2، ص1108، رقم 15077

Muhammad bin Abdullah, al-Khatib al-Tabrizi, Mishkat al-Masabih, Al-Maktab al-Islami, Beirut, Vol. 2, P: 1108, Hadith Number: 15077

[50]۔ علی بن حسام، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ج6 ص112، رقم 15068

Kanz al- 'Ummal fi Sunan al-Aqwal wal-Af'al, Vol. 6, P: 112, Hadith Number: 15068

[51]۔ایضاً، ج14، ص226، رقم 38497

Ibid, Vol. 14, P: 226, Hadith Number: 38497

[52]۔ مسند امام احمد، ج21، ص389، رقم 12964

Musnad Imam Ahmad, Vol. 21, P: 389, Hadith Number: 12964

[53]۔رزق حلال اور رشوت۔ ص44

Rizq-e-Halal aur Rishwat, P: 44

[53]۔رشوت کیوں لیتے ہو، ص55

Rashaadi, Rishwat Kyun Lety Ho?, P: 55

[54]۔الذاریات، الآیہ: 19

Al Dhariyat, Al Āyah: 19

[55]۔المائدۃ، الآیہ: 88

Al Ma'idah, Al Āyah: 88

[56]۔البقرۃ، الآیہ: 188

Al Baqarah, Al Āyah: 188

[57] - http://algazali.org/index.php?members/1656/(Date 30 -08-2023,2:36 AM)

[58]۔الحج، الآیہ: 1

Al Haj, Al Āyah: 1

[59]۔التغابن، الآیہ: 16

Al Taghaabun, Al Āyah: 16

[60]۔الاسراء، الآیہ: 14

Al Israa', Al Āyah: 14